ماہِ قرآن رمضان المبارک میں امّت محبوبِ رحمٰن کو پہنچائیں،

پیغامِ قرآن اور فرامینِ شاہِ دوجہان

درسِ قرآن وحدیث

پیشکش

علامہ راشد علی عطاری مدنی

درس نمبر:04

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

خلاصہ پارہ 04
مع درسِ حدیث

پیشکش

علامہ ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُسْتَطْرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : خلاصہ پارہ 04 مع درسِ حدیث

مرتب : علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 36

اشاعت اوّل: مارچ 2024ء (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

اس فائل میں چوتھے پارے کا خلاصہ ہے جسے آپ تراویح کے
بعد صرف 10 منٹ میں بیان کر سکتے ہیں
اس کے بعد دو احادیثِ قدسیہ ہیں اور ایک حدیثِ نبوی ہے
ان کا درس آپ بعدِ عصر یا فجر میں اپنی سہولت سے دے سکتے
ہیں
ہماری فائل پر عمل کریں گے تو ان شاء اللہ اختتامِ رمضان پر
مکمل قرآن پاک کا مختصر خلاصہ
ایک اربعین احادیثِ قدسیہ (امام غزالی)
اور ایک اربعین احادیث نبویہ (علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی)
پڑھنے اور سنانے کی سعادت پائیں گے۔ ان شاء اللہ

خلاصہ پارہ:04

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الصلوة والسلام عليك يارسو ل الله

سب سے اعلیٰ نیکی اپنی محبوب چیز کو اللہ کے نام پر خرچ کرنا ہے۔

بیت اللہ تک پہنچنے کی گنجائش رکھنے والوں پر حج فرض ہونے کا حکم بیان کرکے بتایا کہ انسانیت کے لئے سب سے پہلا گھر کعبۃ اللہ تعمیر ہوا ہے جس سے زمین کو پھیلایا گیا ہے اور یہ مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔ بہت بابرکت اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اس میں اللہ کی واضح نشانیاں موجود ہیں جن میں سے مقام ابراہیم بھی ہے۔ یہ وہ پتھر ہے جو خود بخود اوپر نیچے ہوتا تھا۔ ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر تعمیر کعبہ کا عمل سرانجام دیا تھا۔ اللہ کا گھر امن کی علامت ہے اس میں جو بھی داخل ہو گیا اسے امن دے دیا جاتا ہے۔

اہل کتاب کی کچھ خرابیاں ذکر کرنے کے بعد ان کی گندی ذہنیت کو بیان کیا کہ اگر مسلمان ان کی بات ماننے لگ گئے تو وہ انہیں ایمان سے دستبردار ہونے پر مجبور کر دیں گے!

اس کے بعد تقویٰ اختیار کرنے اور مرتے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تلقین فرمائی۔

اللہ کی رسی (قرآن کریم) کو مضبوطی سے تھامنے اور فرقوں میں بٹنے سے منع فرمایا۔

ایک ایسی جماعت کی ضرورت پر زور دیا جو خیر کی داعی ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی ہو۔ ایسے ہی لوگ کامیابی حاصل کرسکتے ہیں۔

قیامت کے احوال بیان فرمائے گئے کہ اس دن کافروں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے جبکہ اہل ایمان کے چہرے روشن اور چمکدار ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

امت محمدیہ کی فضیلت بیان فرمائی کہ یہ بہترین امت ہے کیونکہ یہ اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نفع رسانی کا کام کرتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھی سر انجام دیتے ہیں، یہود و نصاریٰ بھی اگر یہ صفات اپنے اندر پیدا کرلیں تو وہ بھی خیر کے حامل قرار دیئے جائیں گے،

زبانی کلامی تمہاری دل آزاری کے علاوہ یہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے، ان پر ذلت ورسوائی کی چھاپ لگائی جاچکی ہے۔

اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا ہے کیونکہ یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے ناجائز قتل کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔

یہ لوگ گناہوں کے عادی اور انتہا پسند ہیں۔

تمام اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں بعض ان میں معتدل مزاج بھی ہیں جو راتوں میں اللہ کے کلام کی تلاوت کرتے اور نماز پڑھتے ہیں۔ اللہ اور آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو نظر انداز نہیں کرے گا،۔۔ اور وہ لوگ اسلام قبول کر چکے تھے

کافروں کے مال و اولاد ان کے کسی کام نہیں آسکیں گے، وہ دائمی طور پر جہنم میں رہیں گے، یہ اگر کسی نیک راہ میں مال خرچ بھی کرتے ہیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی ظالم شخص کی لہلہاتی کھیتی کو سردی اور پالا لگ جائے اور سوکھ کر تباہ ہو جائے، درحقیقت ایمان سے انکار کرکے انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

اس کے بعد اللہ کریم نے مسلمانوں کے ساتھ یہودیوں کی ازلی دشمنی اور بغض بیان کر کے بتایا ہے کہ تمہیں فائدہ ہو تو انہیں تکلیف پہنچتی ہے اور تمہیں نقصان ہو تو یہ خوش ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ دوستی لگانے کے قطعاً قابل نہیں ہیں، تم نے اگر صبر و تقویٰ اختیار کئے رکھا تو یہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

بدر میں قلیل تعداد ہونے کے باوجود اللہ کی مدد و نصرت سے کامیابی ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے،

سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۱ سے ۱۸۰ تک ۵۹ آیتوں میں غزوہ احد کا تذکرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ کیا ہے۔ مسلمان کی مدد کے لیے فرشتے نازل کرنے کا فرمایا، اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ تین ہزار فرشتے بھیجے گا، اگر کفار نے اچانک حملہ کر دیا تو پانچ ہزار فرشتے بھیجے گا،

اس کے بعد سود خوری سے بچنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی تقویٰ اختیار کرنے اور جہنم سے بچنے کی تلقین کی ہے اور اللہ کی رحمت سے محظوظ ہونے کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تاکید ہے۔

جنت کے مستحقین متقی ہوتے ہیں جو ہر حال میں اللہ کے نام پر خرچ

کرتے ہوں۔

غصہ کو پینے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے اور اپنے گناہوں پر اصرار کی بجائے ندامت کے ساتھ توبہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

ظالموں کی اللہ گرفت کرتا ہے دنیا میں چل پھر کر اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

یہ قرآن کریم انسانوں کے لئے بیان ، ہدایت اور متقین کے لئے نصیحت ہے۔

میدان جہاد میں پیش آنے والی ناپسندیدہ صورتحال پر دل گرفتہ ہو کر کمزوری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔

ایمان کامل کے تقاضے پورے کرنا ہی اہل ایمان کے غلبہ کی ضمانت ہے۔

جہاد میں جانی ومالی نقصان اس عمل کا حصہ ہے اور ہر فریق کے ساتھ یہ صورتحال پیش آسکتی ہے۔

میدان احد میں مسلمانوں کو پیش آنے والے مصائب کے تین بڑے مقاصد تھے:

مسلمانوں کی ایمانی قوت کا امتحان

مسلمانوں اور کافروں (منافقوں) میں امتیاز

اور بعض خوش نصیبوں کو شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرنا۔

جہاد پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے جنت کے مستحق ہیں۔

غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کی افواہ پھیلانے والوں کا مقصد اگرچہ منفی تھا اور وہ مسلمانوں میں بددلی پھیلا کر انتشار پیدا کرنا چاہتے تھے مگر قرآن کریم نے اس سے مثبت مقاصد حاصل کرتے ہوئے اسے تربیت کا حصہ قرار دے کر مستقبل میں آپ کے انتقال کی صورت میں پیدا ہونے والے ممکنہ انتشار کے سدباب کے طور پر استعمال کیا اور بتایا کہ محمد علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں، خدا نہیں ہیں۔ان کے انتقال کی خبر سے دل برداشتہ ہو کر اسلام سے روگردانی کرنے والے اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، وہ اپنا ہی نقصان کریں گے۔

ایسے موقع پر کمزوری اور بزدلی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے بہادری اور ثابت قدمی کے ساتھ غلبۂ اسلام کی جدوجہد میں حصہ لینا چاہیے اور اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں پر مغفرت مانگتے ہوئے، اللہ سے ثابت قدمی اور

کافروں کے مقابلہ میں نصرت کی دعاء مانگنی چاہیئے۔

جن منافقین نے جہاد پر اعتراضات کر کے مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کی تھی ان کی سخت گرفت کی گئی ہے۔

منافقوں کا کہنا تھا کہ مسلمانوں کی تعداد اور اسلحہ میں کمی اور کافروں کی تعداد اور اسلحہ میں برتری کے پیش نظر میدان قتال میں اترنا کوئی دانشمندی نہیں ہے بلکہ یہ جہاد ہی نہیں ہے اگر یہ لوگ ہماری طرح گھروں میں بیٹھے رہتے تو قتل ہونے اور زخمی ہونے سے بچ جاتے۔

قرآن کریم کہتا ہے کہ تم پر جب گھروں میں موت کا فرشتہ مسلط ہو کر تمہیں موت کے منہ میں دھکیلے گا تو اس وقت موت سے تم کیسے بچو گے ؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے ساتھ نرم، برتاؤ جاری رکھنے اور تمام معاملات کو مشورہ سے طے کرتے رہنے کی تاکید کی گئی ہے۔

نصرت خداوندی کا ضابطہ کہ توکل کرنے والوں کی اللہ ضرور مدد کرتا ہے۔

بعثت نبوی اللہ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے عظیم احسان ہے۔ نبی کا فرض منصبی کلام اللہ کی آیات کی تلاوت، مسلمانوں کی تربیت اور انہیں

قرآن وحدیث کی تعلیم ہے۔

انسان پر آنے والی مشکلات و مصائب اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

شہداء مردہ نہیں بلکہ اسلام کے غلبہ اور دفاع کی جنگ میں اپنی جانیں لگا کر حیات ابدی سے ہمکنار ہو کر جنت میں اللہ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

اس کے بعد غزوہ حمراء الاسد کا تذکرہ ہے جو غزوہ احد کے فوراً بعد پیش آیا۔ کفار نے دوبارہ حملہ آور ہونے کا فیصلہ کیا تو حضور علیہ السلام تھکے ماندے اور زخموں سے چور چور مجاہدین کو لے کر ان کے تعاقب میں نکلے تو کافروں نے فرار اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی اور مسلمانوں کو حمراء الاسد کے مقام پر لگنے والے تجارتی بازار میں خرید و فروخت سے اتنا منافع ہوا کہ احد کی پریشانی اور نقصان کا تدارک ہو گیا۔

اس نازک موقع پر نبی کی دعوت پر لبیک کہنے والوں کے ایمان و ثابت قدمی کی قرآن کریم نے تعریف کی ہے اور کافروں کی طاقت اور اسلحہ سے خوفزدہ ہونے والوں کو شیطان اور اس کے حمایتی قرار دیا ہے۔

کافروں کی کامیابیوں سے متاثر ہونے والوں کو بتایا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے مہلت اور ڈھیل ہے۔ ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

اللہ کے نام پر خرچ کرنے سے بخل کرنے والوں کو جان لینا چاہئے کہ یہ ان کے لئے خیر نہیں بلکہ شر ہے۔ اللہ کے راستہ سے جو مال بچا کر رکھیں گے اسے جہنم میں تپا کر ان کے گلے کا طوق بنادیا جائے گا۔

غلبۂ اسلام کی جدوجہد اور دینی مقاصد کے لئے چندہ کرنے پر یہودیوں نے اعتراض کیا کہ مسلمانوں کا خدا (نعوذ باللہ) فقیر ہو گیا ہے اور ہم مالدار ہیں تبھی تو ہم سے چندہ مانگ رہا ہے۔

حضرت ابو بکر نے اس گستاخانہ بات کہنے والے یہودی کو زدو کوب کیا اور اسے قتل کی دھمکی دی جس پر یہودی تلملا اٹھے اور حضور علیہ السلام کے سامنے اپنی گستاخانہ گفتگو سے انکار کرکے حضرت ابو بکر کو سزا دینے کا مطالبہ کرنے لگے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر صدیق کی تائید اور یہودیوں کی مذمت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ نے ان کی گستاخانہ گفتگو سن لی ہے اور یہ عادی مجرم ہیں پہلے بھی اس قسم کی نازیبا حرکتیں کرتے رہے ہیں۔ یہ لوگ انبیاء

علیہم السلام کے قتل جیسے بدترین جرائم کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور ہم انہیں قیامت کے دن آگ میں جلانے کا عذاب دیں گے۔ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت ابو بکر نے ایمانی غیرت وحمیت کے پیش نظر جو قدم اٹھایا تھا وہ بالکل جائز اور مبنی بر انصاف تھا۔

حضور علیہ السلام کی نبوت کو تسلیم نہ کرنے پر یہودی یہ جواز پیش کرتے تھے کہ ہمیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ کسی بھی نبی پر اس وقت تک ایمان نہ لائیں جب تک وہ اپنی نبوت کے ثبوت کے طور پر خاص نشانی نہ دکھادے اور وہ نشانی یہ ہے کہ قربانی کرکے کسی پہاڑ پر رکھے اور آسمانی آگ اسے جلا دے تو ہم اس کی صداقت کو تسلیم کریں گے ورنہ نہیں۔

در حقیقت یہ ان کی بہانہ بازی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کا بھی تم انکار کرتے رہے ہو لہٰذا تمہاری بات قابل اعتماد نہیں ہے۔

ہر انسان پر موت کا آنا برحق ہے۔

روز قیامت تمہارے اعمال کا محاسبہ ہو گا اور جہنم سے بچ کر جنت میں جانے والے ہی کامیاب قرار پائیں گے!

اہل کتاب سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آسمانی کتاب کے مضامین کو وضاحت کے ساتھ لوگوں کے سامنے بیان کریں گے۔ کسی بات کو نہیں چھپائیں گے، مگر انہوں نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی اور اپنے مفادات کی خاطر اللہ کی آیات میں ردوبدل کرنے کی بدترین حرکت میں مبتلا ہو گئے۔

یہ لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور ناکردہ اعمال کو اپنے کھاتے میں ڈال کر اپنی تعریف کرانا چاہتے ہیں۔ یہ اللہ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ ان کے لئے دردناک عذاب تیار کر لیا گیا ہے۔

آسمان و زمین پر اللہ کی حکمرانی اور کوئی چیز اللہ کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔

اہل دانش و بینش کو اللہ تعالیٰ کی مخلوقات آسمان و زمین اور دن رات میں غور و خوض کی دعوت دی گئی ہے

مرد و عورت کی تخلیق اور ان کی ذمہ داریوں میں اختلاف کے باوجود انہیں اجر و ثواب میں برابری اور مساوات کی خوشخبری سنائی گئی ہے اور بتایا ہے کہ ہجرت اور جہاد جیسے عظیم الشان اعمال جو بھی کرے گا اس کے لئے گناہوں کی معافی، اللہ کے ہاں بہترین اجر و ثواب اور جنت کا وعدہ ہے۔

کافروں کے پاس مالی وسائل کی فراوانی اور عیش و عشرت کو دیکھ کر دھوکہ میں نہیں پڑناچاہیئے۔

یہ عارضی اور معمولی فوائد ہیں۔ آخرت میں ان کا بدترین ٹھکانہ جہنم ہے۔

متقین کے لئے نہریں اور باغات اور اللہ کے ہاں بہترین مہمانی ہے۔

اہل کتاب میں بعض انصاف پسند بھی ہیں، جو قرآن اور نبی اسلام پر ایمان لانے کی نعمت سے سرفراز ہیں۔

سورہ کی آخری آیت میں دین پر ثابت قدمی اور میدان جہاد میں مورچوں میں کفر کے مقابلہ میں ڈٹ جانے والوں کو دائمی فلاح و کامرانی کی نوید سنائی گئی ہے۔

سورہ النساء

یہ مدنی سورۃ ہے۔ ایک 176 آیتوں اور 24 رکوع پر مشتمل ہے۔ نساء کے معنی "عورتیں" یا "خواتین" ہے۔ اس سورہ میں ہ دوسرے مسائل کے ساتھ ساتھ عورتوں کے انتہائی اہم اور حساس مسائل زیر بحث آئے ہیں، اس لئے اس کا نام سورہ النساء رکھا گیا ہے۔

معاشرتی اور قومی مسائل کے ساتھ تشریعی مسائل اور ہجرت اور جہاد پر سیر حاصل گفتگو، غیر مسلم اقوام کے ساتھ تعلقات کی نوعیت، میراث کے احکام، کلالہ کا مسئلہ، عقائد پر بحث، منافقین کا تذکرہ اور یہود و نصاریٰ کے مکروہ چہرہ کی نقاب کشائی جیسے اہم موضوعات پر مفصل بات کی گئی ہے۔

تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین کے ساتھ سورہ کی ابتداء کی گئی ہے اور اللہ کی قدرت کا بیان ہے کہ آدم و حواء علیہما السلام کی معجزانہ تخلیق کے بعد بے شمار انسانوں کو اس جوڑے کی صلب سے پیدا کرکے اس سرزمین پر پھیلا دیا۔

اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ ایک ماں باپ کی اولاد ہونے کے ناطے تمام انسانوں کو ایک گھرانے کے افراد کی طرح باہمی اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کرنی چاہیے۔

پھر یتیموں کی کفالت اور ان کے اموال کی دیانتداری کے ساتھ حفاظت کا حکم دیا گیا ہے۔

چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت اور ان میں عدل وانصاف قائم رکھنے کا

بیان ہے۔

مہر کی ادائیگی کھلے دل سے کی جائے اور خواتین چاہیں تو اپنا مہر معاف بھی کر سکتی ہیں۔

معاشرہ میں ناسمجھ افراد کی نگہداشت اور ان کی مالی سرپرستی کا حکم دیا گیا ہے،

پھر وراثت کے موضوع پر تفصیلی گفتگو اور تمام وارثوں کے حصے متعین کر کے بتایا گیا ہے کہ وارثوں کے استحقاق کو اللہ تم سے بہتر جانتے ہیں۔

وراثت کی تقسیم سے پہلے میت کے قرض کی ادائیگی اور وصیت پر عملدرآمد کی تلقین ہے۔

زنااور لواطت کے لئے ابتدائی قانون سازی کی گئی ہے۔

عورتوں کو ان کی مرضی کے خلاف زبردستی کسی کے نکاح میں دینے اور ان کے مہر میں خوردبرد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

والد کے انتقال کے بعد اس کی منکوحہ سے نکاح پر پابندی لگائی گئی ہے اور محرمات کی فہرست ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ ان خواتین سے نکاح حرام

ہے۔

ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، بہو، جس منکوحہ کا شوہر موجود ہے۔ ان خواتین سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

خلاصہ دَر خلاصہ

سب سے اعلیٰ نیکی اپنی محبوب چیز کو اللہ کے نام پر خرچ کرنا ہے۔

بیت اللہ تک پہنچنے کی گنجائش رکھنے والوں پر حج فرض ہے

مقام ابراہیم کو مصلی بنانے کا حکم، اللہ والوں کی نسبت کو بیان کرتا ہے۔

اللہ کا گھر امن کی علامت ہے اس میں جو بھی داخل ہو گیا اسے امن دے دیا جاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی گندی ذہنیت ہے کہ اگر مسلمان ان کی بات ماننے لگ گئے تو وہ انہیں ایمان سے دستبر دار ہونے پر مجبور کر دیں گے!

تقویٰ اختیار کرنے اور مرتے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کا حکم ہے۔

اللہ کی رسی (قرآن کریم) کو مضبوطی سے تھامنے اور فرقوں میں بٹنے سے منع فرمایا۔

ایک ایسی جماعت کی ضرورت پر زور دیا جو خیر کی داعی ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والی ہو۔ ایسے ہی لوگ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

قیامت کے احوال بیان فرمائے گئے کہ اس دن کافروں کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے جبکہ اہل ایمان کے چہرے روشن اور چمکدار ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

امت محمدیہ کی فضیلت بیان فرمائی کہ یہ بہترین امت ہے کیونکہ یہ اللہ پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی نفع رسانی کا کام کرتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ بھی سر انجام دیتے ہیں، یہود و نصاریٰ بھی اگر یہ صفات اپنے اندر پیدا کرلیں تو وہ بھی خیر کے حامل قرار دیئے جائیں گے،

اللہ کا ان پر غضب نازل ہوا ہے کیونکہ یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے ناجائز قتل کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔

یہ لوگ گناہوں کے عادی اور انتہاپسند ہیں۔

کافر اگر کسی نیک راہ میں مال خرچ بھی کرتے ہیں تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی ظالم شخص کی لہلہاتی کھیتی کو سردی اور پالا لگ جائے اور سوکھ کر تباہ ہو جائے، درحقیقت ایمان سے انکار کر کے انہوں نے خود ہی اپنے اوپر ظلم کیا ہے۔

یہودی ازلی دشمن ہیں اہل ایمان کو فائدہ ہو تو انہیں تکلیف پہنچتی ہے اور نقصان ہو تو یہ خوش ہوتے ہیں۔

بدر میں قلیل تعداد ہونے کے باوجود اللہ کی مدد و نصرت سے کامیابی ملنے پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیئے،

مسلمان کی مدد کے لیے فرشتے نازل کرنے کا فرمایا، اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا کہ تین ہزار فرشتے بھیجے گا، اگر کفار نے اچانک حملہ کر دیا تو پانچ ہزار فرشتے بھیجے گا،

سود خوری سے بچنے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ہی تقویٰ اختیار کرنے اور جہنم سے بچنے کی تلقین کی ہے

متقین کون ہیں: جو ہر حال میں اللہ کے نام پر خرچ کرتے ہوں۔ غصہ

کو پینے والے، لوگوں کو معاف کرنے والے اور اپنے گناہوں پر اصرار کی بجائے ندامت کے ساتھ توبہ کرنے والے ہوتے ہیں۔

یہ قرآن کریم انسانوں کے لئے بیان ، ہدایت اور متقین کے لئے نصیحت ہے۔

جہاد میں جانی ومالی نقصان اس عمل کا حصہ ہے اور ہر فریق کے ساتھ یہ صورتحال پیش آسکتی ہے۔

میدان احد میں مسلمانوں کو پیش آنے والے مصائب کے تین بڑے مقاصد تھے:

مسلمانوں کی ایمانی قوت کا امتحان

مسلمانوں اور کافروں (منافقوں) میں امتیاز

اور بعض خوش نصیبوں کو شہادت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز کرنا۔

بعثت نبوی اللہ کی طرف سے مسلمانوں کے لئے عظیم احسان ہے۔ نبی کا فرض منصبی کلام اللہ کی آیات کی تلاوت، مسلمانوں کی تربیت اور انہیں قرآن وحدیث کی تعلیم ہے۔

انسان پر آنے والی مشکلات و مصائب اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہوتی

ہیں۔

کافروں کی کامیابیوں سے متاثر ہونے والوں کو بتایا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے مہلت اور ڈھیل ہے۔ ان کے لئے ذلت آمیز عذاب تیار ہے۔

جنابِ صدیق اکبر کی صداقت پر قرآن گواہ ہے اور یہودیوں کے کرتوت کھول کر بیان کر دیے۔

اہل کتاب سے عہد لیا گیا تھا کہ وہ آسمانی کتاب کے مضامین کو وضاحت کے ساتھ لوگوں کے سامنے بیان کریں گے۔ کسی بات کو نہیں چھپائیں گے، مگر انہوں نے اس عہد کی پاسداری نہیں کی اور اپنے مفادات کی خاطر اللہ کی آیات میں ردوبدل کرنے کی بدترین حرکت میں مبتلا ہو گئے۔

دین پر ثابت قدمی اور میدان جہاد میں مورچوں میں کفر کے مقابلہ میں ڈٹ جانے والوں کے لیے دائمی فلاح و کامرانی کی نوید ہے۔

یتیموں کی کفالت اور ان کے اموال کی دیانتداری کے ساتھ حفاظت ضروری ہے

چار تک بیویاں رکھنے کی اجازت اور ان میں عدل و انصاف قائم رکھنے کا حکم ہے

مہر کی ادائیگی کھلے دل سے کی جائے اور خواتین چاہیں تو اپنا مہر معاف بھی کر سکتی ہیں۔

معاشرہ میں ناسمجھ افراد کی نگہداشت اور ان کی مالی سرپرستی کا حکم دیا گیا ہے،

وراثت کی تقسیم سے پہلے میت کے قرض کی ادائیگی اور وصیت پر عملدرآمد کی تلقین ہے۔

عورتوں کو ان کی مرضی کے خلاف زبردستی کسی کے نکاح میں دینے اور ان کے مہر میں خورد برد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، بہو، جس منکوحہ کا شوہر موجود ہے۔ ان خواتین سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

درِ حدیثِ قدسی

اَلْمَوَاعِظُ فِی الْاَحَادِیْثِ الْقُدْسِیَّة

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی

اَلْمُتَوَفّٰی ۵۰۵ھ

اللہ کریم نے جس طرح قرآن حکیم میں اپنے بندوں کو نصیحتیں فرمائی ہیں، اسی طرح اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان حق ترجمان سے **"اَحادیث قدسیہ"** میں بھی نصیحتیں فرمائی ہیں۔

جس حدیث شریف کو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رب تعالیٰ کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسے **حدیثِ قدسی** کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ج۱، ص۱۸۰ ملخصًا)

حدیث قدسی 7: درہم ودینار کے غلام

يقول اللّٰہ تعالی: "يا بن آدم! يا عبيد الدّينار والدّراهم! إنّي خلقتهما لكم لتأكلوا بهما رزقي، وتلبسوا بهما ثيابي، وتسبّحوني وتقدّسوني؛ ثمّ تأخذون كتابي وتجعلونه وراءكم، وتأخذون الدّينار والدّراهم وتجعلونها فوق رءوسكم، ورفعتم بيوتكم وخفضتم بيوتي، فلا أنتم أخيار ولا أنتم أحرار؛ أنتم عبيد الدّنيا، واجتماع مثلكم كمثل القبور المجصّصة، يرى ظاهرها مليحا وباطنها قبيحا، وكذا تصلحون للنّاس وتحبّون إليهم بألسنتكم الحلوة، وأفعالكم الجميلة، وتباعدون بقلوبكم القاسية وأحوالكم الخبيثة. يا بن آدم! أخلص عملك واسألني! فإنّي أعطيك أكثر ممّا يطلب السّائلون"

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "**اے ابن آدم!** اے درہم و

دینار کے غلام! میں نے یہ دونوں اس لئے بنائے ہیں تاکہ ان کے ذریعے تم میرا رزق کھاؤ، میرے (عطا کردہ) کپڑے پہنو اور میری عظمت وبڑائی کا اظہار کرو لیکن تم نے میری کتاب لے کر پیٹھ پیچھے ڈال دی اور درہم ودینار سروں پر رکھ لئے۔ تم نے اپنے گھروں کو تو آباد کیا لیکن میرے گھروں (یعنی مساجد) کو ویران کر دیا۔ تم نہ تو نیک ہو اور نہ ہی شریف بلکہ تم دُنیا کے غلام ہو۔ تم جیسے لوگوں کی مثال گچ کی (یعنی لپی) ہوئی قبروں کی طرح ہے کہ جن کا ظاہر تو دلکش ہوتا ہے مگر باطن (یعنی اندرونی حصہ) بدتر ہوتا ہے، یونہی تم (ظاہراً تو) لوگوں کی اصلاح کرتے ہو، اپنی میٹھی زبان اور اچھے کاموں سے ان سے محبت کرتے ہو لیکن (باطناً) اپنے سخت دلوں، بُری حالتوں کی وجہ سے ان سے دور ہو۔

اے ابن آدم! اپنے عمل میں اِخلاص پیدا کر کے مجھ سے سوال کر میں تجھے مانگنے والوں کی طلب سے کہیں زیادہ عطا کروں گا

ـ“

حدیث قدسی 8: تکلیف اٹھائے بغیر مقام نہیں ملتا

يقول اللّٰه تعالى: "يا بن آدم! ما خلقتكم عبثا، ولا خلقتكم سدى، وما أنا بغافل، وإني بكم خبير. ولن تنالوا ما عندي إلّا بالصّبر على ما تكرهون في رضائي، والصّبر لكم على طاعتى أيسر لكم من الصّبر على معصيتى، وترك الذّنب أيسر لكم من اعتذاري من حرّ النّار، وعذاب الدّنيا أيسر لكم من عذاب الآخرة، يا بن آدم! كلّكم ضالّ إلّا من هديته، وكلّكم مسيء إلّا من عصمته، وتوبوا إليّ أرحمكم، ولا تهتكوا أسراركم عند من لا يخفى عليه سرّكم".

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”**اے ابن آدم!** میں نے تمہیں یونہی بے کار پیدا نہیں کیا، نہ ہی ناقابل التفات پیدا کیا، اور نہ ہی میں تم سے غافل ہوں بلکہ میں تم سے باخبر ہوں۔ تم میری

رِضا میں تکلیف و مشقت گوارا کئے بغیر ہر گز میری بار گاہ میں کوئی مقام و مرتبہ حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہارے لئے میری اطاعت پر صبر کرنا میری نافرمانی پر جرأت کرنے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔ مجھ سے معذرت کرنے کی بنسبت گناہ کو ترک کر دینا تمہارے لئے نارِ دوزخ سے، زیادہ آسان ہے۔ دُنیا کا عذاب، آخرت کے عذاب سے تمہارے لئے کہیں زیادہ آسان ہے۔

اے ابن آدم! تم سب گمراہ ہو سوائے اس کے جسے میں نے ہدایت دی۔ تم سب بھٹکے ہوئے ہو سوائے اس کے جسے میں نے محفوظ کر لیا۔ تم میری بار گاہ میں توبہ کرو میں تم پر رحم کروں گا۔ ہر مخفی شئے کو جاننے والے (یعنی ربّ تعالیٰ) کے سامنے پوشیدہ گناہوں پر ڈٹے نہ رہو۔



درسِ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث:۴

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ (عزوجل) قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ (1) (بخاری، ج ا، کتاب الایمان، ص ٦)

ترجمہ: حضرت ابو موسٰی اَشْعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کون سا اسلام افضل ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا اسلام جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان سلامت رہیں۔

شرحِ حدیث: اس حدیث کو مسلم اور نساء نے کتاب الایمان میں اور ترمذی نے کتاب الزُھد میں ذکر کیا ہے۔ مسلم شریف میں اسی مضمون کی جو دوسری روایت درج ہے اس میں ''اَیُّ

اَلْاِسْلَامِ اَفْضَلُ" کی جگہ "اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ" کا لفظ آیا ہے۔ بہر حال اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مسلمانوں میں افضل وہ مسلمان ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے تمام مسلمان سلامت رہیں ،نہ وہ کسی مسلمان کو اپنی زبان سے کوئی ایذا پہنچایئے نہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو کوئی تکلیف دے۔

فوائدومسائل: ایذااور تکلیف تو زبان اور ہاتھ کے علاوہ دوسرے اعضاء سے بھی پہنچایئی جا سکتی ہے اور کسی بھی عضو سے کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچانا حرام ہے مگر اس حدیث میں خصوصیت کے ساتھ زبان اور ہاتھ کا ذکر اس لئے ہے کہ انسان کے زیادہ تر اعمال وافعال زبان اور ہاتھ ہی سے انجام پاتے ہیں اور حدیث میں ان دونوں اعضاء میں سے زبان کا ذکر پہلے اور ہاتھ کا ذکر بعد میں اس لئے کیا گیا کہ ایذا پہنچانے کے معاملہ میں زبان کا نمبر ہاتھ سے بھی آگے ہے کیونکہ اوّلًا تو زبان سے تکلیف پہنچانا بہت ہی کثیر الوقوع اور آسان ہے۔ کون نہیں جانتا کہ

انسان اپنی گالیوں، افترا پردازیوں، بدگوئیوں، غیبتوں، چغلیوں سے اور زبان سے ظلم اور ناانصافی کے احکام دے کر ایک منٹ میں سینکڑوں ایذائیں اور تکلیفیں پہنچا دیتا ہے۔ پھر ایک وجہ یہ بھی ہے کہ زبان کی ایذائیں اور تکلیفیں ہاتھ اور دوسرے اعضاء کی تکلیفوں سے بدرجہا بڑھ کر دکھ دینے والی ہوا کرتی ہیں۔ کسی عربی شاعر نے اس بارے میں کیا خوب کہا ہے کہ

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِّيَامُ
وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

یعنی برچھیوں اور بھالوں کے زخم تو بھر کر اچھے ہو جایا کرتے ہیں مگر زبان کے لگائے ہوئے زخم کبھی نہیں بھرا کرتے بلکہ وہ ہمیشہ تازہ ہی رہتے ہیں۔

پھر زبان کی ایذا اور تکلیف ایسی ہے کہ دور والے اور نزدیک والے سب کو پہنچائی جا سکتی ہے۔ برخلاف ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضاء کے کہ ان سے صرف اسی کو تکلیف پہنچائی جا سکتی

ہے جو قریب ہو۔ بہر کیف ارشاد نبوی کا مقصد یہ ہے کہ جو مسلمان کسی طرح کسی مسلمان کو تکلیف اور ایذا نہ پہنچائیے اس مسلمان کا اسلام ان مسلمانوں سے افضل و اعلی ہے جو ایذا پہنچاتے اور دکھ دیتے رہتے ہیں۔

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

Become A Writer
HADI
Research Institute

رمضان الکریم

10 روزہ

دنیائے اسلام کا منفرد اعتکاف

الاعتکاف العلمی

عشرہ اخیرہ

الحمد للہ ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل کے تحت گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی 10 روزہ علمی اعتکاف ہو رہا ہے۔

الاعتکاف العلمی کے اہم اہداف

- تفسیر کی اہم کتاب کی تحقیق وتخریج مع مکمل ٹریننگ
- کتاب کی ان شاء اللہ اشاعت
- ایک اہم فقہی انسائیکلوپیڈیا کا اشاریہ کی ترتیب
- فن اشاریہ سازی کی مکمل ٹریننگ
- کمپیوٹر میں مقالہ وکتاب لکھنے کی لازمی ٹریننگ
- تحقیق کی منتظر کتابوں کا تعارف
- فن تحقیق وتخریج کی اہم نشستیں ہوں گی
- قرآن کریم کا موضوعاتی مطالعہ
- فن تخریج حدیث
- فن تخلیق موضوع/عنوان سازی
- فن حاشیہ نگاری واشاریہ سازی
- مصادرِ علومِ اسلامیہ

اور اس کے علاوہ بہت ساری اہم تربیتی نشستیں شامل رہیں گی ان شاء اللہ

شرائط

- لیپ ٹاپ لانا لازمی ہے۔
- درسِ نظامی مکمل ہو یا جاری ہو۔
- کم از کم لغت دیکھ کر عربی کا اردو ترجمہ کر سکتے ہوں۔
- جو احباب اعتکاف نہیں کر سکتے لیکن سیکھنے کے لیے آنا چاہیں تو وہ بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رجسٹریشن کی آخری تاریخ 19 واں روزہ

اعتکاف میں سحری وافطاری ان شاء اللہ ادارے کی طرف سے

زیرِ نگرانی وتربیت

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر ہادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

اعتکاف یا صرف نشستوں میں شرکت کے خواہشمند "اعتکاف" لکھ کر واٹس اپ کریں ONLY WHATSAPP : +92320-8324094

جامع مسجد فاروقِ اعظم شاہجہانی نشتر بستی، پی آئی بی کالونی، کراچی نزد مکتبہ غوثیہ

رمضان المبارک کے بعد بہت ہی اہم دورۂ حدیث شریف شروع ہو گا
نصاب میں 14 کتب حدیث کی احادیث حذفِ تکرار کے ساتھ شامل
دورۂ حدیث شریف کا دورانیہ ایک سال ہو گا۔
شوال المکرم 1445ھ تا شعبان المعظم 1446ھ
شرکاء کو اختتام پر ان شاءاللہ سندِ حدیث اور اجازات بھی دی جائیں گی

دورۂ حدیث شریف میں شامل کتبِ حدیث

1- صحيح البخاري،،2- صحيح مسلم،،3- سنن أبي داود،،4- جامع الترمذي،
5- سنن النسائي،،6- موطأمالک،،7- سنن ابن ماجہ،،8- مسند أحمد،
9 سنن الدارمی،،10- السنن الکبری للبیهقی،، 11 صحیح ابن خزیمہ،،
12 صحیح ابن حبان،،13- مستدرک الحاکم،،14- الأحادیث المختارة

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل
https://wa.me/923208324094

Become A Writer
HADI
Research Institute

30 روزہ انتہائی علمی و فکری

ایم فل، پی ایچ ڈی اسکالرز اور علومہ قرآنیہ پر مضامین و مقالات لکھنے کے شائقین کے لیے انتہائی اہم

موضوعاتی دورہ قرآن

Thematic Study of Quran

کورس کے اہم نکات

- مکمل قرآن کریم کا موضوعاتی دورہ
- پارہ اول کی ہر آیت سے ممکنہ عنوانات کی تجاویز
- بقیہ پاروں کے ہر رکوع سے ممکنہ تحقیقی موضوعات کی تجاویز
- قرآنی سورتوں کے مرکزی مضامین کا جائزہ
- مکی و مدنی آیات کے اسلوبِ بیان کا جائزہ
- سورتوں کے افتتاحات و خواتیم کا جائزہ

داخلہ و کلاس کی تفصیل

- یکم تا تیس رمضان المبارک
- 11 مارچ تا 10 اپریل
- کلاس روزانہ رات پاکستانی وقت
- 10:30 تا 11:30
- کلاس آن لائن زوم پر
- روزانہ کی ریکارڈنگ واٹس اپ
- اختتام پر سرٹیفکیٹ

داخلہ فیس انتہائی کم

پاکستان: 1000 روپے
یوکے و دیگر: 10 پاؤنڈ
ہندوستان: 500 روپے

مدرس

استاذ التحقیق والتصنیف علامہ راشد علی مدنی

ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹرنیشنل

داخلہ کے لیے دورہ قرآن لکھ کر واٹس اپ کریں

ONLY WHATSAPP : +92320-8324094